بولی والی کمیٹی کا شرعی حکم

مجیب: محمد فرحان افضل عطاری

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7515

تاریخ اجراء: 21 ربیع الثانی 1446ھ / 25 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بولی والی کمیٹی کا شرعی حکم کیا ہے؟ ہمارے ہاں اس کا طریقہ یہ ہے کہ کمیٹی میں شامل ہونے والے افراد ہر ماہ ایک جگہ جمع ہو کر کمیٹی ہولڈر کو رقم جمع کرواتے ہیں، پھر اسی جگہ بولی لگتی ہے، جو ممبر سب سے کم بولی لگاتا ہے، اسے اتنی کمیٹی دے کر بقیہ رقم دیگر ممبران میں تقسیم کر دی جاتی ہے، مثلاً 10 لاکھ کی کمیٹی ہے اور 9 لاکھ بولی لگی، تو 9 لاکھ بولی لگانے والے کو دے کر 1 لاکھ ممبران میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، لیکن کمیٹی لینے والے کو ہر ماہ کمیٹی جمع کروا کر 10 لاکھ پورے کرنے ہوتے ہیں، یعنی رقم وہ کم لیتا ہے، لیکن ادائیگی زیادہ کرتا ہے۔ البتہ کمیٹی ہولڈر اور آخر میں لینے والے دونوں کو بغیر بولی کے پوری کمیٹی ملتی ہے، ہاں ان کو بھی بقیہ ممبران کی کمیٹی سے اضافی رقم ملتی رہتی ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہر ممبر اپنی مرضی سے کم بولی لگا کر بقیہ رقم چھوڑتا ہے، لہذا بقیہ ممبران کیلئے وہ رقم جائز ہے۔ براہِ کرم رہنمائی فرمائیں کہ ایسی کمیٹی شروع کرنا کیسا، اگر کسی نے کر لی ہو اور اضافی رقم بھی لے چکا ہو، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بولی والی کمیٹی خالصتاً سودی معاملے پر مشتمل ہے، لہٰذا اسے شروع کرنا سخت ناجائز، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ **<u>تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ</u>** کمیٹی لینے والے شخص کے پاس اپنی جمع کروائی ہوئی رقم کے علاوہ بقیہ سب رقم قرض کے طور پر ہوتی ہے اور قرض کا اصول یہ ہے کہ جتنی رقم قرض میں دی جائے، اتنی ہی واپس لینا طے ہو، اگر اس سے زیادہ لینے کی شرط ہو، جیسا کہ پوچھی گئی صورت میں ہے، تو وہ اضافہ سود ہوتا ہے اور سود لینا، دینا اور اس کا معاہدہ کرنا، سب حرام اور گناہ ہے، قرآن وحدیث میں اس پر سخت وعیدات بیان کی گئی ہیں۔

اگر کسی نے یہ سودی کمیٹی شروع کرلی ہو، تو اس پر لازم ہے کہ اسے فوراً ختم کرے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرے، ورنہ مسلسل گناہ ملتا رہے گا۔ نیز اگر اس طرح اضافی / سودی رقم حاصل کرلی ہو، تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس سے لی، اسے واپس کی جائے یا بغیر ثواب کی نیت کے کسی شرعی فقیر پر صدقہ کردی جائے، البتہ جس سے لی، اسے واپس کرنا بہتر ہے۔

اور بعض افراد کا یہ کہنا کہ "پہلے کمیٹی لینے والا اپنی مرضی سے اضافی رقم چھوڑتا ہے، لہذا وہ بقیہ ممبران کے لئے جائز ہے" تو یہ درست نہیں، کیونکہ سود کو اللہ جبّار وقہار نے مطلقاً حرام قرار دیا ہے، اس میں کسی کی رضا وخوشی کو دخل نہیں، لہذا یہ کسی کی مرضی سے بھی جائز نہیں ہوسکتا، جیسے زنا وقتل باہم رضامندی سے جائز نہیں ہوسکتے۔

سود کی حرمت کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:﴿ اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ- وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾ ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے، مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح، جسے آسیب نے چھو کر پاگل بنادیا ہو، یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا: خرید وفروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے خرید وفروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ (پ3، س البقرہ، آیت 275)

مزید ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے:﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! دُگنا دَر دُگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں کامیابی مل جائے۔ (پ 4، س آل عمران، آیت 130)

اسی بارے میں حدیثِ پاک میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اکل الربو وموکلہ وکاتبہ وشاھدہ وقال: ھم سواء“ ترجمہ: نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی کتابت کرنے والے اور اس پر گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: یہ سب لوگ (گناہ میں) برابر ہیں۔ (صحیح مسلم، ج2، ص27، مطبوعہ کراچی)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سود کا ایک حبہ لینا حرامِ قطعی، کہ سود لینے والے پر اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے۔ صحیح حدیثوں میں فرمایا: ”الربا ثلثۃ وسبعون حوباً، ایسرھن کان یقع

الرجل علی امہ"یعنی سود کھانا تہتر گناہوں کا مجموعہ ہے، جن میں سب سے ہلکا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔(فتاوی رضویہ، ج17، ص390تا391، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

قرض کی تعریف کے بارے میں تنویر الابصار میں ہے:"عقد مخصوص یرد علی دفع مال مثلی لاٰخر، لیرد مثلہ"ترجمہ: مخصوص عقد جو دوسرے کو مثلی مال دینے پر وارد ہو، تاکہ وہ (بعد میں) اس کی مثل واپس کرے۔(تنویر الابصار مع درمختار، ج7، ص406تا407، مطبوعہ پشاور)

قرض پر مشروط نفع سود ہونے کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"کل قرض جر منفعۃ فھو ربا"ترجمہ: ہر وہ قرض، جو نفع کھینچے، تو وہ سود ہے۔(کنز العمال، ج16، ص238، مطبوعہ، مؤسسۃ الرسالہ ، بیروت)

اور سودی معاہدہ کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"سودی دستاویز لکھنا سود کا معاہدہ کرنا ہے اور وہ بھی حرام ہے۔۔جب اس کا تمسک موجبِ لعنت اور سود کھانے کے برابر ہے، تو خود اس کا معاہدہ کرنا کس درجہ خبیث وبدتر ہے۔(فتاوی رضویہ، ج6، ص546، مطبوعہ، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

سود کے مال کا حکم بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"جو مال رشوت یا تغنی یا چوری سے حاصل کیا، اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا، ان پر واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں، ان کے ورثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدق کرے، خرید و فروخت کسی کام میں اس مال کا لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سبکدوشی کا نہیں۔ یہی حکم سود وغیرہ عقودِ فاسدہ کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا، بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں، بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے، خواہ ابتداءً تصدق کر دے۔۔ ہاں! جس سے لیا، انہیں یا ان کے ورثہ کو دینا یہاں بھی اولیٰ ہے۔"(فتاویٰ رضویہ، ج23، ص551تا552، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سود کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے، یہ حق شرع ہے، اس میں بندے کی رضا کا اعتبار نہیں۔ چنانچہ بدائع الصنائع میں بیع فاسد سے متعلق ہے:"لان فسادھا لحق الشرع من حرمۃ الربا ونحو ذلك، فلا یزول برضا العبد"ترجمہ: کیونکہ بیع فاسد کا فساد سود وغیرہ خرابیوں کے سبب حق شرع کی وجہ سے ہے، لہذا اس کا فساد بندے کے راضی ہو جانے کے سبب ختم نہیں ہو گا۔(بدائع الصنائع، ج1، ص186، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net